مدیر کے نام

راجا کرامت حسنین 'ٹیکسلا چھاؤنی

'پاکستان کی خارجہ پالیسی'، 'سنت رسولؐ کی توہین'، 'ڈور سے قتل' اور 'افغانستان: امریکی سرپرستی میں بھارتی نفوذ' (اپریل ۲۰۰۶ء) وہ مضامین ہیں جنھیں پڑھنے کے بعد خون کھول اُٹھتا ہے۔ لکھنے والوں نے تو قوم کی رہنمائی اور حکمرانوں کی آنکھوں پر بندھی پٹی اُتارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اب تمام دینی قوتوں' محب وطن حلقوں پر ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ آنے والے سیلاب کے آگے بند باندھنے کی اجتماعی طور پر کوشش کریں۔

سید ریاض حسین زیدی 'ساہیوال

'پاکستان کی خارجہ پالیسی (اپریل ۲۰۰۶ء) میں موجودہ قیادت کو اپنی ہزیمت اور بدنامی سے صحیح سبق سیکھنے کا جو صدق دلانہ مشورہ دیا گیا ہے اسے حُسنِ ظن میں ہی شمار کیا جاسکتا ہے' کیونکہ موجودہ قیادت (اُوپر سے نیچے تک) ایک غلط کار نظام کی تابع فرمان ہے' اُس سے کسی کارِ خیر کی توقع عبث ہے۔

سید حامد عبدالرحمٰن الکاف 'یمن

سائنس اور انجینیرنگ میں عورتوں کی کم نمایندگی' (فروری ۲۰۰۶ء) اور اس پر سٹیو سیلر کا تبصرہ کہ تحریکِ آزادیِ نسواں کا ایجنڈا (فیمی نسٹ ایجنڈا) واضح ہے' اور وہ ہے حد سے بڑھا ہوا' مرد مخالف معاشرہ تشکیل دینا' بڑا چشم کشا ہے۔ اسی پس منظر میں فیمی نسٹ تحریک کے ہراول ملک فرانس کے بارے میں یاسمینہ صالحہ کا مضمون: 'فرانس: خواتین میں گھروں کی طرف واپسی کا رجحان' (مارچ ۲۰۰۶ء) بڑا بروقت اور معنی خیز ہے۔ گویا آخرالذکر کا جواب ہے مشرقی اٹلانٹک کی طرف سے مغربی اٹلانٹک کو کہ اب عورتیں یہ مانگتی ہیں اور ان کا انجینیرنگ اور سائنس میں کم نمایندگی پانا کوئی غیر متوقع امر نہیں ہے۔ یہ صنف نازک کا فطری رجحان ہے۔

'دارالکفر کی پارلیمنٹ کی رکنیت' (مارچ ۲۰۰۶ء) کے بارے میں ڈاکٹر انیس احمد کے جواب اور 'فقہ الاقلیات' (فقہ اسلامی کا ایک نیا باب) از محی الدین غازی میں اس نوعیت کے دیگر پیچیدہ مسائل کے لیے رہنمائی ملتی ہے۔ ڈاکٹر انیس احمد کے دلائل وزنی اور قابلِ غور ہیں۔

صباحت افضل 'لاہور

'شیطانی کارٹون: تہذیبی کروسیڈ' اور 'فیصلہ کن مسئلہ نبوت محمدیؐ' (مارچ ۲۰۰۶ء) دونوں مضامین میں اُمت مسلمہ کی تبلیغی ذمہ داریوں پر زور دیا گیا ہے۔ آپ نے سچ کہا کہ 'اصل سہارا اللہ کا ہے' مگر اللہ کے سہارے پر